

## 69800-دوسری شادی کی شدید ضرورت ہے لیکن ہو سکتا ہے اس سے پہلی بیوی کو طلاق دینی پڑ جائے

سوال

میری عمر اڑتا یہ برس ہے اور بیس برس سے شادی شدہ ہوں میرے تین بچے بھی ہیں، میری بیوی ایک فاضل عورت ہے اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے مجھے اپنے فضل سے بہت نواز اسے میں اب کسی بھی مسلمان عورت سے دوسری شادی کرنا پاہتا ہوں کہ یہ شادی زیادہ سے زیادہ فائدہ مند ہو یعنی کسی بیوہ عورت سے جس کے قیام بچے ہوں، یا بانجھ مطلقة عورت سے یا زیادہ عمر کی کنواری عورت سے اور ایسی عورتیں بہت ہیں جن کی عمر شادی کی عمر سے زیادہ ہو چکی ہے اور ان کی شادی نہیں ہوتی۔

مشکل یہ ہے کہ میری پہلی بیوی اعتراض کرتی اور طلاق کی دھمکی دیتی ہے، میں اس بیوی کو جھوڑ کر اپنا نقصان نہیں کرنا پاہتا کیونکہ وہ بہت دیندار ہے اور دین کے سارے احکام پر عمل بھی کرتی ہے لیکن ایک سے زائد شادی کے موضوع میں وہ بھی یہاں مصر میں باقی عورتوں کی طرح برداشت نہیں کرتی۔

یہ علم میں رہے کہ مجھے دوسری شادی کی بہت ضرورت ہے تاکہ عورتوں کے فتنہ سے محفوظ رہ سکوں برائے مہربانی مجھے بتائیں کہ اس کے حل کے لیے بہتر طریقہ کیا ہے کہ میری پہلی بیوی سمجھ جائے؟

پسندیدہ جواب

اللہ سبحانہ و تعالیٰ بیویوں کے ننان و نفقة اور بیاس و رہائش اور رات بسر کرنے میں عدل و انصاف کرنے کی استطاعت رکھنے والے شخص کے لیے ایک سے زائد بیویاں رکھنا مباح کیا ہے، لیکن جو شخص عدل و انصاف کی استطاعت وقدرت نہیں رکھتا اس کے لیے ایک سے زائد بیوی رکھنا حرام قرار دیا ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

۱۹۷۳) اگر تمیں خدشہ ہو کہ تم یقین لڑکیوں سے نکاح کر کے عدل و انصاف نہیں کر سکو گے تو پھر اور عورتوں سے جو تمیں اچھی لگیں تم ان سے نکاح کرو، دو دو تین ہمین چارچار، لیکن اگر تمیں برابری نہ کر سکنے کا خوف ہو تو ایک ہی کافی ہے، یا تمہاری ملکیت کی لونڈی یہ زیادہ قریب ہے کہ تم ظلم کرنے سے نجاہت ہے۔ النساء (۳)۔

تعولوا : کا معنی ہے کہ تم ظلم و ستم نہ کرو۔

شیع فوزان حنفیہ اللہ کستے میں :

"یہ آیت کریمہ اس پر دلالت کرتی ہے کہ جس شخص کے پاس مکمل طور پر عورتوں کے حقوق ادا کرنے کی استعداد و استطاعت ہو تو اسے ایک سے زائد چار بیویاں تک کرنے کی اجازت ہے، اور جس شخص کے پاس استطاعت و استعداد نہیں تو وہ ایک بیوی ہی رکھے، یا پھر لونڈی پر گزارا کرے۔"

یہاں عدل سے مراد وہ عدل ہے جس کی استطاعت ہو جو کہ تقسیم اور ننان و نفقة اور رہائش میں ہوگا، لیکن جس عدل کی استطاعت ہی نہیں وہ دل کی محبت ہے، جس کا ایک سے زائد بیویوں رکھنے کی مانعت میں کوئی دخل نہیں۔

دیکھیں : المتنقی من فتاوی ایش الفوزان (3/252).

عورت کے لیے یہ جاننا ضروری ہے کہ اس کا اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے احکام میں سے کسی حکم کو ناپسند کرنا بعض اوقات کفر بھی ہو سکتا ہے، یا پھر وہ اسے کفر کی حد تک لے جا سکتا ہے جس کی بناء پر دین اسلام سے ہی خارج ہو جائے۔

شیخ صالح فوزان حفظہ اللہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا :

جو شخص خود بھی چار شادیاں کرنا ناپسند کرے اور دوسروں کو بھی اسے ناپسند کرنے کی ترغیب دلاتے ایسے شخص کا حکم کیا ہوگا؟

شیخ کا جواب تھا :

"کسی بھی مسلمان شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے مشروع کردہ کو ناپسند کرے اور لوگوں کو اس سے نفرت دلاتے، ایسا کرنا دین اسلام سے ارتماد کھلا تا ہے کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿یہ اس لیے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ کو ناپسند کیا تو اللہ نے ان کے اعمال ضائع کر دے﴾ (محمد 9).

چنانچہ معاملہ بُذرخوارناک ہے، اور اس کا سبب یہ ہے کہ ایسے لوگ کفار کی باتوں سے متاثر ہوتے ہیں، حالانکہ کفار کا تو کام ہی دین اسلام سے نفرت دلانا ہوتا ہے، اور وہ ایسے شبھات پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو مسلمان کے لیے نقصان دہ ہوں اور بے وقوف قسم کے ایسے مسلمانوں میں رواج پائیں جن پر دین اسلام کے احکام غنی ہیں۔

اور ان دینی احکام و قوانین میں چار شادیاں کرنا بھی شامل ہے، کیونکہ اس میں مرد سے پہلے عورت کے لیے مصلحت پائی جاتی ہے"

دیکھیں : المتنقی من فتاوی ایش الفوزان (3/251).

لیکن یہ لازم نہیں کہ جب خاوند دوسری شادی کرنے لگے تو وہ غیرت کھاتے ہوئے یا پھر ناراض ہو کر وہ اس شرعی قانون کو بھی ناپسند کرنے لگے؛ بلکہ کچھ عورت میں تو ایسی بھی ہیں جنہیں یہ معلوم ہے کہ یہ چیز اللہ کی شریعت میں سے ہے اور اللہ نے جو شریعت نازل کی ہے اس پر ایمان بھی رکھتی ہے اور اس کے دین کو بھی پسند کرتی ہے۔

لیکن پھر وہ نفس کی کمزوری کی اور اللہ کی حلال کردہ کو حرام کیے یا پھر اس کی شریعت کو ناپسند کیے بغیر خاوند کی ایک سے زائد شادیاں کرنے کو ناپسند کرتی ہے۔

خاوند کی جو یہ نیت ہے کہ وہ کسی بیوہ یا مطلقة یا کسی ایسی عورت سے شادی کر لے جس کی شادی کی عمر جاتی رہی ہے اس پر اس کا مشکور ہونا چاہیے، یہ نیت قابل تعریف ہے، اور لوگوں کی جانب سے اسے ایسا کرنے کی ترغیب دلاتی جانی چاہیے تھی، اور اسی طرح یوں بھی اسے ابھارتی کہ تم ایسا ضرور کرو، کیونکہ یہ توبہت ہی اچھے اخلاق میں شامل ہوتا ہے۔

یوں کو چاہیے کہ وہ جو کچھ اپنے لیے پسند کرتی ہے وہی دوسرے کے لیے بھی پسند کرے، وہ اپنے لیے تو پسند کرتی ہے کہ اس کا خاوند بھی ہو اور اولاد بھی، تو اسی طرح اسے یہ اپنے علاوہ کسی دوسری عورت کے لیے پسند کرنا چاہیے۔

بلکہ اگر اس کی بیٹی اس حالت میں ہوتی، جس میں دوسری خواتین میں تو وہ تنہ کرفی کہ کاش اس کا بھی کوئی خاوند ہو جو اس کی ستر پوشی کرے چاہے وہ شادی شدہ ہی ہو، اور چاہے ایک سے زائد شادیوں والا ہی ہو، اس لیے اسے علم ہونا چاہیے کہ عورتوں اور ان کی ماڈل کا احساس اور جذبہ یہی ہوتا ہے۔

اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ ایک سے زائد شادیاں ہی اس مشکل کا حل ہے جو اس وقت مسلمان ممالک میں بہت زیادہ پھیل چکی ہے کہ بہت ساری عورتیں شادی کی عمر سے تجاوز کر چکی ہیں، لیکن ان سے شادی کرنے والا کوئی نہیں، اور برے اخلاق اور تباہی والے حادثات کا سبب بن رہی ہیں۔

شیخ صالح فوزان حفظہ اللہ کے لئے ہیں :

"عورتوں میں عنوسیت یعنی شادی کی عمر سے تجاوز کو ختم کرنے کے اسباب میں ایک سے زائد شادیاں کرنا شامل ہے؛ کہ کسی عورت کا ایسے شخص سے شادی کر لینا ہی بہتر ہے جو اس کی عفت و عصمت کی خاطر کرتے اور اس سے اس کی اولاد بھی ہو چاہے وہ اس کی چوتھی بیوی ہی بن جائے غیر شادی شدہ رہ کر شادی کی مصلحتوں سے محروم رہ کر فتنہ کا پیش خیمہ بن کر رہنے سے بہتر ہے۔"

اور ایک سے زائد شادیوں کی مشروءیت کی بھی ایک عظیم حکمت بھی ہے، اور پھر یہ چیز مرد کی بجائے عورت کے لیے زیادہ مصلحت والی ہے، اور ہو سکتا ہے عورت کو اپنی سوکن کے ساتھ رہنے میں جو تنگی محسوس ہوتی ہو اس کے مقابلہ میں شادی کی جو مصلحت اسے حاصل ہوگی وہ زیادہ راجح ہوگی۔

اور پھر عقل و دانش رکھنے والا شخص تو مصلحت اور فضاد و خرابی اور نفع و نقصان میں مقارنہ و موازنہ کرتے ہوئے اس میں جو راجح ہوا سے اختیار کرتا ہے، اور پھر اگر ایک سے زائد شادیوں میں کوئی نقصانات پائے بھی جاتے ہوں تو اس کے مقابلہ میں شادی کی مصلحت زیادہ راجح ہے۔

دیکھیں : المقتضی من فتاوی ایش الفوزان (3/168).

ایک عقائد عورت کا کہنا ہے :

"جب ہر گھر میں عنوسیت (یعنی شادی کی عمر ڈھندا) ہنچ جائے تو میں بھی بھی اپنے خاوند کی راہ نہیں روکوں گی، بلکہ میں خود اسے دوسری شادی کے لیے تیار کروں گی کیونکہ میری دینی غیرت میری خاوند پر غیرت سے زیادہ ہے"

اور جب عورت نے عقد نکاح میں اس کی شرط نہ رکھی ہو تو پھر خاوند کی دوسری شادی کرنے سے اسے طلاق طلب کرنے کا حق حاصل نہیں ہے، اور اگر وہ ایسا کرتی ہے تو کہنگار ہوگی۔"

ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس عورت نے بھی بغیر کسی حرج کے اپنے خاوند سے طلاق طلب کی تو اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے"

سنن ابو داؤد حدیث نمبر (2226) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2055) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابن ماجہ حدیث نمبر (1685) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

ہم عورت کو نصیحت کرتے ہیں بلکہ ہر اس عورت کو جس کے خاوند نے دوسری شادی کر لی ہے کہ پہلی بیوی کو اللہ کے حکم پر راضی ہونا چاہیے، اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیے کہ اس سلسلہ میں اس کے دل میں جو غیرت پائی جاتی ہے اسے ختم کر دے، اور اسے صبر و تحمل سے کام لیتے ہوئے اپنے خاوند کے پاس ہی رہنا چاہیے۔

ہم آخر میں خاوند کو بھی نصیحت کرتے ہیں کہ تم ایک گھر تباہ کر کے دوسرا مت بنانے کی کوشش کرو، اور دوسری شادی مست کرو کہ اس کی قیمت پہلی بیوی کو طلاق دے کر ادا کرنا پڑے، دوسری شادی کرنے میں آپ کا مقصد توبت اپھا ہے، لیکن ہو سکتا ہے آپ کا یہ مقصد آسانی سے پورا نہ ہو سکے۔

اس لیے آپ کو چاہئے کہ آپ ابھی پہلی بیوی کو بذریعہ آہستہ آہستہ اس کے لیے میار کریں، اور اس سلسلہ میں اس کے ایمان کو قوی کرنے کے لیے آپ اس کے سامنے بہترین نونے رکھیں، اور ایک سے زائد شادیاں کر کے ان میں عدل و انصاف قائم کرنے والے شخص کی مثال پیش کریں۔

اور آپ اس سلسلہ میں بیوی کو مطمئن کرنے سے قبل شادی کرنے کی جلدی مت کریں، ایک عورت جس کے خاوند نے شادی کی عمر ڈھل جانے والی عورت سے دوسری شادی کر لی اور معاملات میں پہلی بیوی کے ساتھ ظلم کیا تو وہ ایک صحافی عورت سے مخاطب ہو کر کہتی ہے :

"شادی کی عمر ڈھل جانے والی اور طلاق یافتہ عورتوں سے دوسری شادی کرنا ہی اس مشکل کو حل کرنے کی رائے رکھنے والوں کے لیے تم ایسا کالم لکھو جس میں ہو کہ : مرد حضرات جب عدل و انصاف کرنے سے عاجز ہو جاتے ہیں تو ایک عورت کی مشکل حل کر کے دوسری کے لیے مشکل پیدا کرتے ہیں، اور دوسری عورت کا گھر تباہ کر کے گھر بناتے پھرتے ہیں "۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی توفیق نصیب کرنے والا ہے۔

واللہ اعلم۔